لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد
صد هزاران هزار شکر خالق نور و نار که این رساله
خیر الامصار
منتقد الانصار
از تالیف حنیف و صنیف بندهٔ مسکین محمد خیر الدین صانه الله عن شر الحاسدین
در مطبع هادی المطابع بحسن مطبوع گردید

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی
وہ افضل سب سے مُستغنی وصمدی

وہ اوّل آخر وظاہر وہ باطن
وہ ناظر حاضر کُلِّ المواطن

وہی ہے شاہدِ جملہ خلائق
کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق

ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت
زخیر وشر بھی ذِلّت کرامت

وہ سب اونپر عیان ہے چون کفِ دست
کہ ہستی کو اوسیکی ذات سے ہست

یہ مضمونِ حدیثِ مصطفا ہے
جو از ابنِ عمر وہ پُرصفا ہے

قد اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیهم رضوان الله الاکبر انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدا یا
کہ پُتلی مین وہ سایہ ہے سمایا

وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا
تو آکر اوسنے یہ معنے بتایا

بَشَر ہوتا اگر وہ درحقیقت
تو سایہ کیون نہوتا درطریقت

تو وہ عبدِ خدا ہے درشریعت
وہی وَاللہ خدا ہے درحقیقت

تو افضل اور اجمل کے سزاوار
وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار

جو وہ بلد امین شہرِ خدا ہے
تو اوسمین مولدِ خیر الوریٰ ہے

وہ گرچہ شہر ایزد پُرلطافت
ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت

جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند
تو اونمین جو کہ افضل اور دلبند

محبت کا وہ خلعت ہے مُؤبَّد
تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمّد

جو اسما اونمین ہین اسمائے افضل
بھی افضل مین جو اجمل اور اکمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ افضلِ جملہ خلائق — مدینہ ہے بلاد اللہ پہ فائق
محمدؐ معدنِ جملہ حقائق — مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم — ز فوق و تحت دیگر جو آو ادم
تو افضل اونمین جو نزدِ خدا ہے — وہی مخصوص بہارِ مصطفا ہے
جو اوّل سب سے افضل اور اجمل — وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل
تو اوسسے اصلِ احمد برملا ہے — احد بے میم فیضِ کبریا ہے
وہ سرِّ کنتُ کنزاً دلربا ہے — وہ فیضِ احدیت بے اِستراہے
وہ باطن احدیت سے مصطفٰے ہے — وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے
وہی ہے برزخِ کبریٰ بلاریب — اودھر خالق اِدھر مخلوق بے عیب
وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بنا ہے — خَتَم جسپر خدانے حُب کیا ہے
وہ ظلماتِ توسّط سے مُبرّا — مُجسّم نور شرکت سے مُعرّا

نسا جملہ جو افضل درجہان ہین — تو افضل اونسے وہ کبریٰ عیان ہین
سلام اللہ سے دائم وہ معظّم — کہ وہ مخصوص بہر ذاتِ اعظم
نسائے مصطفا دیگر جو عظمیٰ — فضیلت ہین وہ بیشک بعد کبریٰ
وہ امّ المومنین ہین درمقامات — کہ وہ ازواجِ ذاتِ اصلِ ہرذات
وہ جملہ طیّبہ از نصِّ اطہر — کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اطہر
جو خلوتہا سے افضل بیگمان ہے — وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید — وہ جدّ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل — ملائک مین جو ہین وہ اہلِ تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار — نہ اوس دربار مین اونکو کہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی — مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزّہ از نشانی — کہ سِرّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ سِرّ سِرّ کے اسرارِ جانی — نہ جانا اونکو اونسے کچھ حاصل نشانی
وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا — محمّد بھی محمّد سے مبرّا
کہ سِرّ احدیت سے جو احد ہے — وہی قائل وہی سامع [illegible]
نہ اوسجا کام ساجد او رسجود — نہ اوسجا [illegible]
نہ مین تو کی وہانپر کچھ جدائی — وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی جسجا رسائی — نہ جبرائیل کو اوسجا رسائی
تو کیا اسکے سوا قولِ بیانی — وہی سبحان ربّی لامکانی
بگوشِ ہوش بشنو رازِ جانا — نشانِ بے نشانی سِرّ آدنا

محمد اور احمد وہ عیان ہے / وہ از اسرارِ ایزد بیان ہے
وہ ہین مخصوص بہرِ ذاتِ امجد / احد با میم ہے جو نورِ ایزد
وہ ہے بے میم ہم با میم لاریب / منزّہ قیدِ میمی سے نہ کچھ عیب
بناتِ جملہ عالم مین جو افضل / وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل
وہ لختِ سیّدِ خیر الورا ہے / ورا مین وہ ورائے ماورا ہے
رضا اونکی رضائے کبریا ہے / رضائے مصطفا بے امترا ہے
غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر / کہ وہ غضبِ خدا ہے نزدِ ماہر
اذیّت جسسے ہو خیر النسا کو / تو ہوا وسسے اذیّت مصطفا کو
جو ایسی ذات مقبولِ خدا ہے / تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
جو ذرّیات در جملہ عوالم / تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم
وہ سردارِ جوانانِ جنان ہین / جنان مین سبسے افضل وہ عیان ہین
جو حُبّ اونکی وہی لاریب ایمان / وہی ایمان رضائے خالقِ جان
وہی ایمان رضائے مصطفا ہے / نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے
اہانت اونکی بس کفر و جفا ہے / یقیناً وہ جفا بر مصطفا ہے
جو اہلِ بیت کا موذی نہان ہے / وہ ملعونِ خدائے دو جہان ہے
ہوا اونکی شہادت سے جو منکر / شریعت مین وہ ہے لاریب کافر
محبت اونکی ہے انسانِ ایمان / نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان
تو وہ حسنین جو نورِ خدا ہین / تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہین
علی الاطلاق سیّدۃ النسا جو / وہ ہے کبریٰ خدیجہ ذاتِ خوشخو

جو درروزِ قیامت شافعین ہین — وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے — بھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نزدِ ایزد — ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد
بھی عُظمیٰ جو شفاعت نزدِ غفّار — نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
کہ تو رانِ غضب ہوا وسّے مسدود — کرے جملہ خلائق حمدِ محمود
تو وہ رُتبہ ہُوا مخصوص لاریب — برائے ذاتِ احمد جو کہ بےعیب
وہ خُلفا جو کہ بعد از انبیا ہین — صحابہ ہین وہ افضل اصفیا ہین
نبوت کا نہوتا گر ختم کار — تو ہوتے وہ نبی ہین الغرض چار
تو وہ وزرائے شاہِ دوجہان ہین — وہ محمود جانِ خلّاقِ جنان ہین
خصائص اونکے از قرآن ہویدا — کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد — کہ وردِ اونکا محمدؐ یا محمدؐ
جو اخوان الصّفا در جملہ عالم — تو اصحابِ مکرّم سے نہ اکرم
شمار اونکا شمارِ انبیا ہے — شمار اونکا شمارِ اولیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین — مناظر کبریا کے بیگمان ہین
علومِ انبیا سے وہ مکرم — نہین بل اونسے فائق وہ معظّم
اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین — ولے برتر اصیلوں سے عیان ہین
وہی ہین حاملانِ دینِ اسلام — وہی ہین دینِ اسلامی کے اعلام
چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہین — خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہین
وہ جان و مال سے احمد پہ قربان — کہ صد جان اونکو اوس جان سے ہر آن

صفت پر ذات جب ہو نور افشان | تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان

اوٹھی دوئی عدد سے لامکان مین | رہا یک بے عدد سرّ نہان مین

ملے دو قوس جب اوس لامکانمین | تو اَو اَدنیٰ رہا پھر بے نشان مین

بنا یک دائرہ اوس بے نشانمین | تو روئے وصل تب آیا عیان مین

تو سرّ کُنتُ کَنزاً جو نہانی | وہ اَحبَبتُ سے یکے یکتا نشانی

وہ حُبّ ذات یکتا جاودانی | وہی محبوب اقدس لامکانی

جو آب بحر ہو دریا مین زخّار | تو ہے وہ بحر واللہ نزد ہشیار

تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے | تو نور حق نہ کیونکر اب خدا ہے

رہا جب اسم بر عرشِ مقدّس | احد کیونکر نہو یکتائے اقدس

ہوا جبکہ احد بصیر مستنیرؐ | تو یکتا وہ سمیعؐ بھی بصیرؐ

وہی قائل وہی سامع یکے دان | وہی رائی وہی مرئی یکے جان

بیانِ لامکان سرّ نہانی | نہ ماہر اوسکے جملہ انسانی

نہ جبرائیل پر وہ سرّ پیدا
حُبوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طٰہٰ | کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا

مراتب مین جو رتبہ لبکہ اَمجد | وہ ہے کلّی شفاعت نزدِ ایزد

علی الاطلاق اوسمین جو مُشَفَّع | تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُسمَع

وہی اصلی شفیع المذنبین ہین | طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین

شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام | تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

نعم جملہ [illegible] دید یزدان
وہ احمد کے لئے مخصوص ہر آن

امم بھی انبیائے پاک اطوار
طفیلی اونکے ہین در دید غفّار

تو یہ امت امم سے جو کہ اکرم
تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم

یہ مثلِ انبیا اوسّے مکرّم
کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم

طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین
کہ اس امت سے وہ پسترِ ہمہ ہین

تو یہ اُمت جو افضل بر ملا ہے
تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

عبادت کے لئے جو روز افضل
وہ روزِ جمعہ اجمل اور اکمل

تو یہ امت ہوئی اوسّے مکرّم
طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم

ولے روزِ دوشنبہ اوسّے افضل
کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل

لیالی مین جو لیلۃ القدر افضل
تو افضل اوسّے بیشک نزدِ اکمل

جو لیلِ مولدِ خیر الورا ہے
کہ رحمت اِسمین بس بے انتہا ہے

تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص
محمّد اور احمد سے وہ مخصوص

مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان
تو مولد شہر افضل اوسّے ایجان

وہ دونو ماہ جو مذکور بالا
وہ ہین مخصوص بہ شاہِ طابا

کتابو نمین جو افضل ہے وہ قرآن
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان

علومو نمین جو افضل علمِ باطن
کہ وہ چون روح در جملہ مواطن

تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد
محمد علم ظاہر سے وہ اَمجد

نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار
کوئی از انبیا نزدیکِ غفّار

کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع
شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

وہ سب مخصوص یارِ مصطفا ہین ۔ وہ خاصانِ [illegible] ہین

جو در جملہ عوالم اولیا ہین ۔ بھی در جملہ امم جو اصفیا ہین

تو افضل اولیائے مصطفا ہین ۔ جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین

قلوب اونکے جو قلبِ انبیا ہین ۔ علوم اونکے ز علمِ مصطفا ہین

اگرچہ وہ طفیلی در مقامات ۔ اصیلون سے وہ برتر در کرامات

جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین ۔ ز آدم تا بسیّدِ اصفیا ہین

تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات ۔ جو اس امت مین وہ عالی مقامات

کرامت کے جو منکر اشقیا ہین ۔ وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین

جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین ۔ وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین

تو جملہ اولیائے مصطفا جو ۔ و تا اس اُمت مین دائم خوب خوشخو

تو وہ چون انبیا ہین در مقامات ۔ بجائے معجزہ اونکی کرامات

نبوت کا نہوتا گر ختم کام ۔ تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام

وہ مخصوصانِ امت مُصطفا ہین ۔ وہ اُمت مین بسے اہلِ وفا ہین

کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو ۔ کیا تقسیم پھر اونپر ہمم کو

تو کُنتم خیر اُمت اونمین افضل ۔ ہوئی برتر ہمم سے بسکہ اکمل

ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا ۔ تو چون پروانہ یہ ہے اونپہ شیدا

ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین ۔ ز آدم تا بعیسے درمیان ہین

ز نورِ انبیائے خویش بلاریب ۔ حدیثون سے یہی روشن بلاعیب

تو احمد او را اونمین بالیقین ہے ۔ توسط انبیا و مرسلین ہے

کہ خلقِ [illegible] ہے یکتا وہ مقصود
وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود

شفیعِ خلق اوسی مرقد مین دائم
وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم

وہی روحِ عوالِم بالیقین ہے
اوسی سے زندہ یہ کون و مکین ہے

اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے
اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے

وہی لاریب ہے ربّ العوالِم
مفیضِ فیض بر جملہ اوادِم

وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے
وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے

جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ
مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ

تو کیونکر ہو نہ مکے سے وہ افضل
کہ وہ لاریب عند اللہ اجمل

اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل
مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل

تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک
کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک

تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل
مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل

وہ لابد مظہرِ ذاتِ خدا ہے
کہ واللہ اوسمین مرقدِ مصطفا ہے

وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے
خدا کا نور جسمین مصطفا ہے

خدا اوس مصطفا سے کب جدا ہے
کہ وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پر دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور
مدینہ سب سے افضل جائے پُرنور

دلیلو نکا نہ اوسمین کچھ گذر ہے
دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے

کہ لابد یہ محبت کا اثر ہے
کہ کوئے یار افضل بے خطر ہے

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور ۔ کہ علم اوسے [illegible] خدا اکبر

وہی دارِ علومِ کبریا ہے ۔ وہی علمِ علومِ انبیا ہے

وہ منبع بحرِ علمِ پُرصفا ہے ۔ کہ قطرہ اوسکے علمِ انبیا ہے

تو اون علمونسے وارث ہین یہ علما ۔ بمثلِ انبیا یادیئے کُملا

شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر ۔ نہین جیسے کلیم اللہ ماہر

نہ موسے پر علومِ خضر ظاہر ۔ نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر

اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے ۔ ولے اِن اولیا پر وہ فدا ہے

علومِ غوثِ ایزد بحرِ زخّار ۔ ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زنہار

وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے ۔ خبر اونکی وہ از سرِّ خدا ہے

نہووے خضر کو اوسجا رسائی ۔ کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی

لدنّی علم خضری جو کہ ظاہر ۔ وہ ہے سرِّ آن اِن ولیونپہ ظاہر

یہ خضری مصطفائی مشرباں ہین ۔ کہ زیرِ پایۂ شہ گردن نہان ہین

غرض جو چیز افضل ہے جہانمین ۔ مکانمین ہو وہ یا کہ لامکان مین

وہ سب مخصوص بہرِ مصطفا ہے ۔ کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے

جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے ۔ کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیون کر اب چھوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ ۔ مدینہ معدنِ جملہ سکینہ

تو وہ مخصوص بہ مرقدِ پاک ۔ کہ ہے جسسے ہویدا سرِّ لولاک

اعلم ایہا الصفی والمحب الوفی ان قبر نبینا الکریم؛ علیہ الصلوۃ والتسلیم؛ افضل البقاع بالاجماع؛ وسید القبور بلا نزاع؛ حتی من العرش والکعبۃ الشریفۃ لانہ محل الاعضاء المنیفہ؛ والخلاف الواقع بین الائمۃ الکرام؛ فیما عداہ وماوراء بیت اللہ العلام؛ کما ھو مصرح فی کتابی نجم المبین؛ من زبر المہرۃ المحققین

یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ اور عرش سے افضل علی الاطلاق ہے؛ یہ فضیلت نزد ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے؛ اسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے؛ کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے؛ اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم؛ اور سوائے بیت اللہ العظیم دونو شہرونکی فضیلت مین اختلاف مشہور ہے؛ بعض علمائے ظواہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل ہے بعض امور ہے؛ اور اکثر کملا نے فرمایا کہ شہر مدینہ باسکینہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے؛ اور یہی فرمان واجب الاذعان نزد عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پُر نور ہے؛ اور یہی اعتقاد پُر سداد معدن وداد علامت کمال ایمان و نوال عرفان بلا فتور ہے؛ اور یہی امر براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا و پیدا موجب سرور و موفور ہے۔ شعر

وَلِلنَّاسِ فِیمَا یَعْشِقُونَ مَذَاهِبُ	وَمِنْ مَذْهَبِی حُبُّ الدِّيَارِ لِأَهْلِهَا

ای عزیز وافر تمیز ادلہ حضرات علما خوب سماعت مین لا؛ اما مذہب عاشقین اور مشرب محبین بر عمل فرما ع جانب عشق عزیز ست فرو مگذارش؛ قال علیہ الصلوۃ والسلام؛ وعلی الہ واصحابہ الکرام؛ ان المدینۃ خیر من مکۃ رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہ من النحاریر؛ علیہم رضوان اللہ القدیر؛ یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہے۔ مکہ معظمہ سے افضل نزد اہل وداد ہے۔ مکہ مکرمہ مظہر انوار جلال لا الہ الا اللہ آشکار ہے؛ مدینہ معظمہ منظر اسرار جمال محمد رسول اللہ بلا انکار ہے؛ اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار ہے

که وه جس شهر مین مسند نشین هے
تو وه اس دلمین جون نقش نگ[illegible]

اوسی مین نورِ ایمان اور دین هے
یهی ایمان میرا بالیقین هے

که وه پیشِ نظر هر دم عیان هے
که اوسکا هر دم مک پر کبهی مکان هے

اوسیکے نقش کا یه دل نگینه
کبهی هر دم مدینه یا سکینه

جو گوشِ هوش مین اوسکی ندا هے
تو والله دلسے دلبر کب جدا هے

کبهی مین شرق مین با سینه بریان
کبهی مین غرب مین با چشم گریان

کبهی چون باد در مُلکِ شمالی
جنوبی سو مین چون آب زُلالی

پریشان خاطر و حیران پهرون مین
کبهی نالان کبهی چُپ هو رهون مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا هے
تنِ طنبور سے تیری صدا هے

یهی هے ورد هر دم اس زبان سے
یهی هے درد هر دم اس جنان سے

که هووے میرا مدفن وه مدینه
که جسمین آمنه کا هے خزینه

مدینے کی زمین هووے نه خرسند
که یه تن اوسمین هووے ای خداوند

تو صحرائے مدینے کے درندان
کرین اوس لاش کو وه نُقلِ شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا هو
تو شجرِ روضه پر جانکی سدا هو

تویی ربّی تویی مقصودِ ایمان
تویی حسبی تویی مسجودِ هر آن

تو روزِ حشر لابد یه مقالی
اَغِثنی احمدا اُمدد بحالی

شفیعِ رُسل عند الله لاریب
تویی یکتا مشفع هے بلا عیب

خُیوری کو تو والله یه یقین هے
که احمد هی شفیع المذنبین هے

جو کا[illegible] شخص سلامت وکرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیئے محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور بامن پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنہ ومنہ النعم والجنہ کہ تصدیق خاتمیت حبیبِ قدیم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم سے دل وجان نہایت شاد ہے ؛ ہر لحظہ وہر آن ہر حال وہر مکان مین صدقِ جنان ولسان سے اوسی حبیبِ مجیب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقاد پر سدا سے دائم خانہ ایمان وعرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفار درما فی ہذہ الاشعار

سکن الفؤاد فعش هنيئا يا جسد ⁂ ذاك النعيم هو المقيم الى الابد

اصبحت في كنف الحبيب ومن يكن ⁂ جار الكريم فعيشه العيش الرغد

عش في امان الله تحت لوائه ⁂ لا خوف في هذا الجناب ولا نكد

رب الجمال ومرسل الجدوى ومن ⁂ هو في المحاسن كلها فرد احد

روح الوجود حياة من هو واجد ⁂ لولاه ما تم الوجود لمن وجد

عيسى وآدم والصدور جميعهم ⁂ هم اعين هو نورها نور [illegible]

لو ابصر الشيطان طلعة نوره ⁂ في وجه آدم كان اول من سجد

او لو رأى النمرود نور جماله ⁂ عبد الجليل مع الخليل ولا عند

لكن جمال الله جل فلا يرى ⁂ الا بتخصيص من الله الصمد

فابشر من سكن الجوانح منك يا ⁂ [illegible] من المنى عينا و[illegible]

عين الوفا معنى الصفا سر الذي ⁂ نور الهدى روح الهدى جسد الرشد

هو للصلاة من السلام المرتضى ⁂ الجامع المخصوص ما دام الابد

ای منصفِ مقبول ؛ وے محبِّ رسول ؛ بعد خدائے قدیم رتبہ [illegible] خلقِ عظیم ؛

اور اسی امر پر اتفاقِ جماہیر ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ کُتب معتبرہ وغیرہ میں [illegible] علمائے مجتہدین
مین نگارش ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار
ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد
رسول اللہ مثبتِ ایمان مزیلِ کفر کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کلمہ محمد رسول اللہ پر
اسلیے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طی وادیٔ لا الہ الا اللہ از بسکہ دشوار ہے یعنی
جب تک نہ مدد کرے توحیدِ پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی ہے نہایت سخت گر ایناز اور
دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیب رب العالمین جب تک عروس اپنے دوست
کو نہ دکھلاوے وہ پُر انوار ؛ تو اوس عروس کو کیونکر دیکھے مخلص بیدار ؛ یعنی جب تک
حق تعالی اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیائے کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکیں کسی طور سے وہ
زینہار ؛ کہ اَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب
اونکی تصدیق بجالاوین باصدقِ جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ
سے زبان ہو عذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی دلسے تصدیق
بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہو وین اور جائین
آیتِ پُر ہدایت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ سے حظِ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہیں سنا تونے
حالِ ابلیس رجیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل اللہ کے
جناب رسولِ کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الہ الا اللہ
کو با قلبِ سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوس سے وادیٔ محمد رسول اللہ با تصدیقِ فخیم ؛ تو طوقِ
لعنت سے مشرف ہوا وہ موحدِ لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے خالی محروم
و خوار ہوا۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین برباد و خون بار ہوا ؛ اور

واستدل [illegible] ان شرف المكان باهله قال الشارح الذي في حله اضواء [illegible]

اقوام البيان الظاهر مقام المضمر فلم يقل وانت حل به [illegible]

اقسم بهذا البلد واحال [illegible] فقسم به [illegible] وعظيم [illegible]

في المواهب وهذا متضمن للقسم ببلده [illegible] ولا يخفى ما فيه من

زيادة التعظيم حيث اقسم بمحل كونه [illegible] فما التوهم [illegible]

شرف [illegible] صلى الله عليه وسلم مكنه منه وقد روى ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه

قال بابي انت وامي يا رسول الله لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اقسم بتراب

قدميك فقال لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد وهذا القسم ادخل في

تعظيمه من القسم بذاته وحياته صلى الله عليه وسلم انتهى قال في التحبير شرح ابيات

وغيرهما من اكابر اهل الاتقان ان الكعبة صورة رسول الله صلى الله عليه

وسلم والحجر الاسود صورة يده الكريمة واما حقيقة سر الكعبة فذاته الشريفة

وميمنه المباركة صلى الله عليه وسلم ومن هنا تعرف ان الانسان الكامل

افضل من الكعبة وكذا يده اولى من الحجر الاسود ولما انتقل النبي صلى الله

عليه وسلم الى دار البقاء خلفه ورثته بعده فهم مظاهر هذين السرين فلا

بد من تقبيل الحجر في الشريعة ومن تقبيل يد الانسان الكامل فانه المبايعة

الحقيقة وهي عين المبايعة مع الله ورسوله وقد قال عليه الصلوة والسلام ان لله

عبادا تطوف بهم الكعبة یعنی حق تعالی نے فرمایا کہ جو کچھ کہتے ہیں منکرین ؛

تیری شان رفیع البیان میں ای سید المرسلین ؛ وہ سب خرافات وہفوات

باطل وعاطل ہے بالیقین ؛ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلیے

علیہ الصلوۃ والتسلیم بیچون وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ثلثیات کیا ملکوتیات سب اوسکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکوّنات علویات اور جملہ کائنات سفلیات اوسیکے فیض نور سے موجود ہے ؛ اوّل و آخر ظاہر و باطن مین وہی مربّیٔ عالمین سب پر اوسیکا مدار ارجود مسعود ہے ؛ کیونکہ فیض احدیّت بلا توسّط وحدت واحدیّت کو حاصل نہین ؛ روشنائیٔ دوات سے بغیر واسطۂ قلم عبارات کو وجود نقوش واصل نہین ؛ ہر ذرّہ وہر ذرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلیٔ انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان وہر آن ہر جہت وہر مکان مین اوسیکے نام واکرام کا ورد زبان اور حرز جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائنات عوالم کیا ملائک کیا جن وبنی آدم سب کا اوسی سے برگ ونوا ہے ؛ ہمہ اولین وآخرین کا وہی مقصود ومحمود سب پر اوسیکا حمد ولوا ہے ؛ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛

فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

در ہیچ ذرہ نیست کہ نور محمدی	از طلعت وجود اضافی نہ طالعست
دریائے فیض جود الٰہی وجود اوست	انہار کائنات بوی جملہ راجعست
نسر سپہر طائر ز انفاس فیض اوست	این نکتہ پیش اہل نظر امر واقعست
فرد الوائے حمد بدست محمد ست	متبوع اوست جملہ جہانش متابعست

قال اللہ عز برہانہ تبارک وتعالی شانہ فی کتابہ المجید لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ قال فی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ قولہ تعالی وانت حلّ ہو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ ضد الارتحال فاللہ سبحانہ قید الاقسام بحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ اظہار الافضلیۃ

بھذا التعبیر الاسنی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وسلی اللہ بمعناہ فرد الکریم
ھو الغنی بمولاہ عن کل ماسواہ والغوث الذی یستغاث بہ فی الشدایہ
والملمات ویستعان بہ فی النوازل والمہمات وتفصیلہ فی کتابی نجم المبین
واللہ یھدی بالمتقین ÷ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ مفخمہ ہے
آشکار ÷ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے
اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ÷ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت
باکرامت ہے تا روز شمار ÷ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے
عند اولی الابصار ÷ تفسیر تجنیہ و روح البیان مین مذکور ہے ÷ اور دیگر کتب
معتبرہ مین بھی مسطور ہے ÷ کہ کعبہ عکس صورت محمدیہ ہے ÷ اور حجر اسود
عکس دست حق پرست احمدیہ ہے ÷ اور حقیقت سر کعبہ ذات سید الکائنات
ہے ÷ اونپر صلوۃ وسلام رب البریات ہے ÷ اور اسی مقام سے یہ سر آشکار
ہے ÷ کہ انسان کامل خانہ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ÷ اور ایسا ہی
ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ÷ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے
جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے دار دنیا سے انتقال فرمایا ÷ تو اپنے
وارثین حضرات علما کو دونو سر مذکور کا حامل ٹھہرایا ÷ مظاہر سرین مسطورین
تا روز شمار ÷ ورثۃ الانبیا ہین حضرات اولیائے کبار ÷ پس چومنا حجر اسود
کو شرع شریف مین ضرور ہے ÷ اور چومنا دست حق پرست عالم ربانی کو
شرع منیف مین بھی لا بد نور علی نور ہے ÷ کہ یہ چومنا بیعت حقیقی بلا انکار
ہے ÷ عین بیعت ہمراہ خدا و حبیب پروردگار ہے ÷ اور تحقیق فرمایا جناب

کہ تو وسعت میں مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائق قسم ہوا ہے

نے بلد اوس ... پر انوار کو جو دیار کی تا قسم ہے اوسکا ۔ کہ جسکو بیت عالمین

شریف میں نے کیا ہیل و نہار ۔ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر میں اسے میرے

حبیب مختار تو اپنی کلام قدیم میں نہ قسم کھاتا ۔ اوس شہر کی نہیں ہاں

چنانچہ اوس مخاطب مذکور کی قسم یاد فرماتے حضرت ... خفا ۔

... جہاں سے قسم خاص ... معنی ... الی الابصار ۔ شعر

قسم جان تو خورد دانائے غیب	... گذشت

مواہب لدنیہ اور زرقانی میں مسطور ہے ۔ تفسیر ... مذکور ہیں جو

کہ قید حلال نزول میں جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نہایت

تعظیم ہے ۔ اور اس قید اقامت میں اس امر کا ثابت اظہار و اشعار نزد

ہر ایک فہیم ہے ۔ کہ شرف المکان بالمکین ۔ یعنے مکان کو شرافت

اہل مکان سے ہے بالیقین ۔ جب آکہ صاحب مکان شریف ہے ۔ ویسا ہی

وہ مکان لابد منیف ہے ۔ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جناب

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ۔ جملہ فرشیات

و عرشیات جناب سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدر مراتب

واصل ہے ۔ کہ یہ ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ۔ مربیئے ظاہر

و باطن مفیض اولین و آخرین ہے ۔ وہ سب سے مستغنی سب کے دائم وہی

ہین مددگار ۔ سوائے خدائے قدیم صاحب فضل عظیم کسی کے وہ محتاج

نہین زینہار ۔ قال الامام الغزالی المقدس سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنی

جو ہے خاک نعلین خیر الورا | قسم کھائے اوسکی خدائے سما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا | کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
پھر جیبی براس حبیب | نہ ہے اسمین التعظیم ایسی نصیب
کہ جس طور باخاک نعلین ہے | کہ نعلین افضل زکونین ہے
لہذا قسم کھائے رب العلا | بخاک کف پائے خیر الورا
جو قدمین تیرے سے حرمین ہین | وہ دونو جہانمین تشریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب | ہوا کعب کعبہ زکعبت کعیب
صفا کو دیا تونے صید یا صفا | بھی تیری مروت سے مروہ ہوا
جو ہے چاہ زمزم مین تیری وہ چاہ | تو وہ چاہ تیری سے ہے اہل چاہ
نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور | نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور
تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل | کہ یہ شہر ہوا امنا اے جلیل
نہ اوسطرف ہوتا وہ شد الرحال | نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رجال
نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان | چہ جائیکہ ہو شہر دار الامان
نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا | نہوتا وہان روضۂ مصطفا
تو ہوتا نہ وہ منظر کردگار | نہوتے ملائک وہان جان نثار
جو ہے جائے روضہ زفرش زمین | نہوتی وہ افضل زعرش برین
جو ہے خاک پاک مدینہ حبیب | وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب
وہ کحل البصیرت برائے ضریر | وہ کحل الجواہر برائے بصیر
دوائے دل دردمندان سدا | وہی جملہ امراض کی ہے شفا

رسولِ کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؎ کہ تحقیق خدائے تعالیٰ کے ایسے بندے ہین اہلِ قلبِ سلیم ؎ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبہ خدائے کریم ؎ یعنے اولیاء اللہ کعبہ حقیقی ہین مطافِ اسرارِ پروردگار ؎ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ کردگار ؎ چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مومنو ؎ کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِن ؎ یعنی نہ گنجایش دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؎ ولیکن گنجایش دیا مجکو میرے بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؎ وللہ القوی درّہا فی المثنوی ؎

من نہ گنجم در زمین و آسمان — بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان
در دلِ مومن بگنجم ای عجب — گر مرا جوئی دران دلہا طلب
اہلہان تعظیم سجدہ میکنند — در جفاے اہلِ دل جد میکنند
آن مجازست این حقیقت ای خران — نیست قبلہ جز درونِ سروران
مسجدی کان اندرونِ اولیاست — سجدہ گاہِ جملہ ست آنجا خداست
کعبہ ہر چندی کہ خانہ برِ اوست — خلقتِ او نیز خانہ سرِّ اوست
چون ورا دیدی خدا را دیدۂ — گردِ کعبہ صدق برگرد دیدۂ
خدمتِ او طاعت و حمدِ خداست — تا نہ پنداری کہ حق از وی جداست
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد — ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد
یہ فرمانِ حنّانِ پروردگار — کہ ای باعثِ خلقِ ہر نور و نار
قسم مجکو اس شہر کی اے رسول — کہ جسمین کیا تو نے لا بد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا ہس امین — جیسے آمنا اوس سے اے نازنین

کہا ایکبار جس نے یا خدا ایکبار
کہا اوسکو یا عبدی ہفتاد بار
یہی خانۂ پاک ابرار ہے
یہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا
اگرچہ ہے کعبہ مطاف کبار
ہمہ شہر انکے کوچے ہین مدام
وہ قبلہ نما ہے تو قبلہ ضرور
جو ہے دید اوسکی وہ دید خدا

کہ ہو پاک بہر طواف کبار
کرے پرستش ذات پروردگار
وہی خانۂ سر اسرار ہے
نہ پہنچا خانے کعبہ کبھی بار
وے اوسکا طائف نہ اہل نہار
جو چومے قدم اوسکا با احترام
مطاف الہی وہ ہے سرور
خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

حیورتی وہ ہے دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہر مکہ مین کعبہ عیان
مدینے مین ہین جب شفیع الورا
جہان مصطفا ہے وہان ہے خدا
خدا مصطفا سے نہووے جدا
یہان مصطفا اور خود وہ خدا
وہ کعبہ جو ہے مظہر فیض وجود
تو کیونکر نہ افضل ہو شہر حبیب
یہ لاریب اظہر دلیل مبین
ہوئی شرف کعبہ و عرش برین

تو لابد وہ افضل نہ اسمین گمان
تو افضل وہ لاریب نزد خدا
جہان ہے خدا ہے وہان مصطفا
جدا مجتبےٰ سے نہووے خدا
وہان کعبہ انکی جو ہے خاکپا
تو جود محمد سے اوسکا وجود
کہ ہے جسسے کعبے کو عزت نصیب
کہ شرف المکان ز شرف المکین
زپائے حبیبی شہ مرسلین

وہ بیت قدم سے مشرف مکان / کہ ہے لامکانین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار / ولے اوسے جو لامکانین نگار

وہ ثریائے اسطور سے دمبدم / کہ باخاک پائے تو مارا قسم

خدا کو اوسی خاکپا کی قسم / حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم

نہ ماہر کوئی اسکی اہل حکم / یہ کسکی قسم کیا وہ سر قسم

خیوری محمد کی تجکو قسم
ز کشف حقیقت تو کراب رقم

نہ ماہر ہین اوسکے وہ سر خدا / خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا

محمد حقیقت مین سر قدم / قدم کی قسم ہے یہ سر قسم

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا / یہی سر اوسکا یہ سر خدا

اسی سر کو ساجدین کا سجود / یہی سر مسجود جملہ وجود

جو ہے دست محبوب خیر الورا / ید اللہ وہی ہے بلا امترا

جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام / کہین حجر اسود اوسے خاص و عام

وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا / وہ کعبے سے افضل بلا امترا

یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل / وہ ساجد یہ مسجود رب الجلیل

کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل / کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ فی حق آدم استفتاحا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا ھکذا فی التحبیر

گدائے محمد جو در کائنات / وہ کعبے سے افضل بصد بینات

پڑھنا مسجد حرام سے افضل بالاتفاق ہے ؛ کیونکہ اسمین اتباع سنتِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے + اور اتباع سنت پر لاریب افضلیت کا مدار ہے + اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے ؛ اور اتباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپائدار ہے + پس اسسے معلوم ہوا کہ ثواب عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو + امّا ممکن کہ بحسب کیفیت وعظمت وہ عمل افضل بیعدیل ہو + اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذاق ہے + کہ داخل کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے + اور حال یہ کہ صحتِ نماز فرض مین اندرون کعبہ اختلاف ہے + امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز نماز فرض صاف صاف ہے + چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو + اور اوس نماز پر حکم فضیلت مآب ہو ؛ پس اسسے یہ امر ہویدا ہوا + دل اہل انصاف اسپر شیدا ہوا + کہ فضلیت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین + بسیاری تعدادِ اجر پر معروف نہین + بلکہ سببِ فضلیت کا قبولیتِ درگاہ پروردگار ہے + اور قرب حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے + اور جبکہ وجودِ پُرجودِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اوس بقعہ شریفہ اور روضہ منیفہ مین زندگانی جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے + اور وہ محل اجل اور منزلِ اجمل تنزلاتِ رحماتِ ابدیّہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیّہ سے علی الدوام محسود ہے + اور اوس مقام پُر انعام کا تمام امّت عالی ہمت کو شامل ہے + اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبع حسنات اور مرجعِ برکات سے حصول فیض کامل ہے + اور وہ فیضِ عام اور انعامِ تام غیر متناہی عند اولی الابصار

مدینہ جو انگشتری ہے عیاں | تو اوسمین نگینہ [illegible] دوجہان
سعد نگینے سے انگشتری | جو اہلِ نظر اوسکا ہے مشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا | جو اوسکے خزانے مین اجمل سدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار | کہ وہ افضلِ خلق پروردگار
تو جو سب سے افضل سبھی مختار ہے | وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر | کوئی شہر اے حاذقِ نامور
تو ہوتا وہی مسکنِ مصطفا | ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار | ہمہ وقت تا روزِ روزِ شمار

خیوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ مکّے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق ۞ وے محبِّ حاذق ۞ اگرچہ مکّہ مکرّمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے ۞ امّا مدینۂ منوّرہ مین قرب وجوارِ سیّد مختار ہے ۞ اور اونکے قرب وجوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھہا نیکی سے بسیار ہے ۞ اور مدینہ مطہرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے ۞ تو وہ کمیّت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے ۞ لاکھہا نیکیئے مکّہ مکرّمہ سے افضل واکمل عند اولی الابصار ہے ۞ کیونکہ مزیدِ اعداد مین فضیلت منحصر نہین زنہار ۞ آیا نہین دیکھتا تو بعینِ عنایتِ پروردگار ۞ کہ منا سے مسجدِ حرام مین عبادت کا اعداد مزید علی الاطلاق ہے ۞ اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

نزدِ ربّ البریّات + اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا
اوس شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسبِ استغفار + اور مشرّف ہونا اُمّت
کا زیارت روضۂ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصولِ شفاعت
و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلۂ نجات ہے + اور حصولِ
فیضِ قُرب و جوار سیّدِ مختار اور نیلِ خیرات و برکات مجاورتِ مدینہ
باسکینہ پُر انوار جو موجبِ رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے +
اور وہ قرب و جوار منظرِ پروردگار جو اجلّ واسطۂ قبولیّتِ دعوات ہے
مزید اعداد عباداتِ مکّہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا
انکار ہے + اور منافع خیراتِ مذکورات کا تمام اُمّت کے لیئے علی الدّوام
تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصُولِ مبرّاتِ مسطورات کا
وہی ذات سیّد الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکر افضل
نہو مکہ معظمہ سے نزدِ منصفین + مکہ مکرّمہ مین اگر کعبہ مفخمّہ مخزنِ انوارِ جلال
ہے + تو مدینہ منورہ مین وہ روضۂ حبیبِ خدا معدنِ اسرارِ جمال ہے +
کہ کعبۂ طائفین اور عرشِ برین سے افضل ہے + سائر امکنۂ سماوات و
ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلتِ مجاورت جلدِ قرانِ شریف سے اظہر
من الشمس ہے + کہ حرمتِ جلد فرقانِ منیف مثل قرآن آیتین من الامر
ہے + جیسا کہ تعظیم مسّ مصحف آیتِ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ سے
آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلدِ مصحف عدمِ مسّ مُحدِث وغیرہ سے ہویدا

ہے کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سید پناہی آشکار ہے + اور قرآن مجید فرقان حمید مین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولاً کریماً + وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا + یعنے +

شعر

خدا فرماچکا قرآن مین لاریب
گنہگاران امت ہین جو پر عیب

وہ آوین پاس تیرے چشم گریان
طلب غفران کرین با سینہ بریان

وہ استغفار پر ہون جبکہ شیدا
مدد اونکی کرین تو بھی ہویدا

کرین اونکے لیے تو جب شفاعت
تو بخشے پھر خدا اونکی شناعت

کَمَا هُوَ قَائِلٌ قَوْلًا کَرِیْمًا
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

وہ تینو امر ہووین جبکہ موجود
تو بخشے اونکی عصیان ربِّ محمود

وہ ہون مقبولِ توبہ نزدِ رحمان
کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان

یہ فیضِ مصطفا ہے جبکہ دائم
شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم

وہ مقبولِ شفاعت نزدِ ایزد
کہ ہووے جسّے عاصی پاک اسعد

یہ جاری فیض او نکا ہے شب و روز
قیامت تک بصد امدادِ پرسوز

تو اب کیونکر نہو تکّے سے افضل
مدینہ پر سکینہ شہر اجمل

خیوری کا یہی لاریب ایقان
مدینہ باسکینہ عینِ ایمان

ای لبیبِ صفی و اریبِ وفی آنا امّت کا نزدِ قبر سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوٰۃ والتسلیمات + اور استغفار سیّدِ مختار واسطے اونکے

وہ رُوحِ خدا ہے وہ رُوحِ الٰہ وہ ہے سِرّ مطلق وہ شانِ عجیب	وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ مقیّد نہ ہرگز وہ نزدِ لبیب

وہ سرّ عوالم وہ مقصود ہے
غیوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین ۔ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ ۔ قال سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ عرائس البیان قدس اللہ سرہ وافاض علینا برّہ ثم اعلم ان الارواح کلھا خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الارواح ولھذا سمّی اُمیًّا ای انہ ام الارواح فکما کان ادم علیہ السلام ابًا للبشر وامّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ابًا للارواح وامّھا وذلک لان اللہ تعالی لما خلق روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اٰخر حتی ینیب روحہ الیہ اویضاف الیہ غیر اللہ فلما کان روحہ اوّل شیئ تعلق بہ القدرۃ شرفہ بتشریف اضافتہ الی نفسہ فسماہ روحی ثم حین اراد ان یخلق اٰدم فسوّاہ ونفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ وھو روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فکان روح ادم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک ارواح اولادہ لقولہ تعالی ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّھِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰہُ

بلا اِنکار ہے + مکۂ مُشرّفہ مین اگر مقام تولدِ سیّد الانام ہے + تو مدینۂ پُرسکینہ مین جائے تخمیرِ وجودِ پُرجود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہے + مکۂ مکرمہ مین اگر نزولِ رحمت یکصد۱۲ و بست ہر روز بلا اِنکار ہے + تو مدینۂ لطف خزینہ مین روضۂ مطہرہ پر نزولِ رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حدّ و عد لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعۂ منیفہ لاریب دائم منظر پروردگار ہے + مظہر ہو الرفیق الاعلیٰ عند اولی الابصار ہے + ای عزیز وافر تمیز محلِّ قبرِ حبیب خدا علیہ الصّلوٰۃ والثنا دو فضیلت سے معمور ہے + ایک تو اوس دُرِّ نورانی سلالۂ کعبۂ ربّانی سے پُرنور ہے + جو خطابِ ایزدِ منان طرفِ زمین و آسمان آیت اِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا مین وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی دُرِّ کعبۂ معظّمہ اور سماوات سے اوسکے محاذی بقعۂ معظّمہ عند الحذّاق ہے + دوسرا حقیقتِ محمدیّہ جو دت وجودِ علویّہ و سفلیّہ جو باطنِ احدیتِ مبدأ و احدیت برزخ کبریٰ علی الاطلاق ہے + اوسی حقیقت کی شان مین فرقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلامِ قدیم +

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم
وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم

وہ میمی نقابِ رُخِ دلربا
حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا

وہ سلما حدوثی جو ہے مہ جبین
وہ لیلیٰ قِدم جو بسے نازنین

وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
کہین جسکو احمدؐ رسالت مآب

وہ ہے اُمِّ اُمّ اور اُمّی لقب
وہی آدم و آدمی کا نسب

وہ ہے روحِ اعظم وہ حُبِّ قدیم
وہ ہے پدرِ ارواح خُلقِ عظیم

نے روحِ پُر فتوح سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل السرور سے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوس وقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ سے سب چیزون کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصّفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تا کہ اوس روح پُر فتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہون ہمہ خواص و عوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی مین یکتا مصطفا ہے + یہی مالکِ مُلک الٰہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالےٰ کی رضا ہے + اسکی طاعت طاعت رب العلا ہے +

شعر

محمدِ سرِ وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے	شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے
خدا و مصطفا کی کُنہ مین ادراک عاجز ہے	محمد کو خدا جانے خدا کو مُصطفا جانے
احد نے صورتِ احمد مین اپنا جلوہ دکھلایا	بھلا پھر کس طرح سے کوئی اونکا مرتبا جانے
ہُوَ الاوّل ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن	اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے
وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین	غریق بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے
محمد فی الحقیقۃ آفتابِ لایزالی ہے	اوسیکے نور کا دو نو جہانمین پرتوا جانے

پھر جب وجودِ پُر جود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روحِ پُر فتوح سے پیراستہ کیا + پس روحِ آدم علیہ السلام روحِ محمدی سے

وَ نَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہا السلام فَنَفَخْنَا بِہٖ مِنْ رُّوْحِنَا فکان جبرائیل علیہ السّلام وروحہا من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم المضاف الی حضرۃ تعالیٰ وھذا احد اسرار من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتھی ❊ یعنے حق تعالیٰ کا اسطور فرمان واجب الاذعان ہے + فرقان لامع البرہان مین خوش تبیان ہے + کہ یاد کر تو اے میرے حبیب مختار + کہ جسوقت تیرے ربنے فرشتونپر کیا آشکار + کہ تحقیق پیدا کرنے والا ہون مین آدم کو آب وگل سے بالضرور + پس جسوقت راست ودرست کیا مینے اوسکو بے فتور + اور داخل کیا مینے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتون نے حسب فرمان ربّ غفور + اور تفسیر عرائس البیان مین اسطور ہے مذکور + اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہٗ بغایت الرضوان کی ہے مشہور + کہ حق تعالیٰ انے روح پُرفتوح جناب رسول کریم علیہ اطیب الصّلوٰۃ والتسلیم سے سب روحون کو پیدا کیا + وہی روح پُر فتوح ابوالارواح ہے اوسی سے سب کو ہویدا کیا + وہی اُمّ ارواح ہے وہی اصل اشباح ہے + لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمّی مشہور ہے + کہ اُم کا معنے لغت عرب مین اصل اصول مذکور ہے + جیسا کہ آدم علیہ السلام ابوالبشر ہین آشکار + اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہین بلا انکار + ویسا ہی جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم پدر ارواح اور مادر اشباح ہین حسب فرمان پروردگار اور تفصیل اس اجمال کی + اور دلیل اس مقال کی + یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی + اے عزیز پُر تمیز اگر مکہ معظمہ میں ادائے حج وعمرہ آشکار ہے + تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پُر انوار ہے +
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من خرج علیٰ طہر لا یرید الا مسجدی ھذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجۃ رواہ البیہقی وغیرہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ العظام من تطہر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کان کاجر عمرۃ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرہم ایضاً رضی اللہ عنہم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فرکع فیہ رکعتین کان لہ کعدل عمرۃ وروی ابن شبۃ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم الی مسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی بعض ھذہ السواری ثم سلم وجلس وجلسنا حولہ فقال سبحان اللہ ما اعظم حق ھذا المسجد لو کان علی مسیرۃ شہر کان اھلا ان یوتی فمن خرج من بیتہ یریدہ متعمداً الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرۃ قال ابو غسان ومما یقوی ھذہ الاخبار ویدل علی تظاھرھا فی العامۃ والخاصۃ قول عبد الرحمن ابن الحکم +

شعر

وایم اللہ قد اقررت عینا
مِنَ المُتعمّرات الے قبائے

ملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کاملہ مسجد

سے پیدا ہوا + ابوالبشر ابوالارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن میں آدم علیہ السلام فرزندِ رسولِ کریم ہے + اگرچہ ظاہر میں اونکا فرزند صاحبِ خُلقِ عظیم ہے +

شعر

وَاللّٰہِ رَبُّ الْبَرِیَّہ دُرُّ مَّا فِی الْمَّاعِیہ

وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِی	وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَۃً

شعر

وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیّ وَ اَجَادَ +

درحقیقت جدِّ جدِّ اُفتادہ ام	گربصورت من زآدم زادہ ام

اور ایساہی ارواح اولادِ آدم علیہ السّلام + اور سائرارواحِ علویّات وسفلیات بالتمام + فرزندِ جنابِ رسولِ کریم ہیں علیہ الصلوٰۃ والسّلام لہذا فرمایا جناب رسول کریم نے علیہ الصّلوٰۃ الملک العلّام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائرخلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہوں جنابِ رسول کریم + ولاعبرۃ لما یخرصہ المنکر الیئم + کیونکہ اس مدّعا پر خود ناطق ہے کتاب مستطابِ قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآئَھُمْ اَیُّھَا الْفَھِیْم + یعنے قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سِرّ روحانی او پرظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس میں معرفتِ روحانی داخل ہے + اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے میں کیا ریب ہے +

نجومِ اہتدا آنجا فروزان	شموسِ اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نور بینی	بود ہر کس باصلِ خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتۂ تو	چہ خود را میزنی بر سیفِ قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نورِ فطرتت گردید ضائع
نصیحت کردمت دیگر تو دانی	فَاِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاقِع

قال فی منهل الصفا والتحبیر والجامع الکبیر وغیرهما من زبر النحاریر ان الامام مالک
نبراس الوداد والمسالک + قدس الله سره وافاض علینا بره کان یقول
حجی زیارة قبر حبیب الرحمن + وصلاتی فی جوار طبیب العصیان + افضل
من حج بیت الله المنان + وکان لا یتوجه الی بیت الله المتعال + مع کونه
صاحب الثروة والاموال + وکان یصرح فی اکثر الاحوال + بانه فی قبره
علیه الصلوة والسلام + وعلی آله واصحابه البررة الکرام + کعبة الله
الملک العلام + وسر اسرار الاحدیة علی الدوام + وهو الحقیقة المحمدیة
والمادة الاحمدیة + اصل الحقائق السرمدیة + حیاة الارواح الابدیة +
ولا یخفی ان وجود الکعبة من وجوده + وتنزل الرحمة علیها من جوده
وکان یخشی من بعد جوار سید الثقلین + ویبکی حتی یتقاطر لحیته
من دموع العینین + ویذکر اختیار سیدنا عثمان بن عفان + شهادة
نفسه النفیسة علی الهجران + ودعائه اللهم ارزقنا شهادة فی
سبیلک وامتنا فی جوار حبیبک فلما وعد الله امامنا المالک منجی الخلائق
عن المهالک بان لا یقبض روحه اللطیفة + الا فی جوار حبیبه فی المدینة الشریفة

نبوی مین اس قصد سے آوے + کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق وذوق جان وجنان بجالاوے + تو حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا فرماوے + اور جو شخص باوضوئے تام اس ارادے سے مسجدِ قبا مین جاوے + کہ بامدادِ الٰہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوسنے ظہور مین آوے + تو حق تعالیٰ ثواب عمرۂ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال مین تحریر فرماوے + اس باب مین احادیث قویّہ اور اخبار وآثار مرضیہ بسیار ہین + اور اونکی صحت پر متفق حضرات مُحدّثینِ کبار ہین + اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر وعیان ہے + ہر خاص وعام پر ہویدا بیگمان ہے + کہ ادائے حج ایک سال مین ایک مرتبہ سے زیادہ نہین ہوتا زینہار + اور ادائے نماز مسجدِ نبوی مین ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے بلا انکار + اور ہزارہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہین لیل ونہار پس مدینہ منوّرہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل مین وہ ہے اہلِ نار + تو وہ کیونکر دیکھے مدینۃ السّلام قبّۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار + اور کیونکر منکشف ہون اوسپر مقرِّ حبیبِ قدیم منظرِ محبوبِ عظیم کے اسرارِ پُر انوار + کہ وہ کنزِ مخفی سے ہویدا ہین باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار ـ شعر

بیاتا در مدینہ نورِ احمد	بہ بینی از در و دیوار لامع
جمالِ مُصطفا بے پردہ بینی	چو خورشیدی کہ بے ابرست طالع
بیا ای کورِ چشم تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
بروقِ شبہ سوز آنجا لوایح	بدورِ دین فروز آنجا سواطع

وفرشیات ہے اوسیکا کرشمہ جنّات ومزیّن سماوات ہے وَلِلّٰہِ الْغَفَّار

دَرُّمَا فِي هٰذِهِ الْاَشْعَار

شَمْسٌ عَلٰى قُطْبِ الْكَمَالِ مُضِيْئَةٌ	بَدْرٌ عَلٰى فَلَكِ الْعُلَا سَيَرَانُهٗ
اَوْجُ التَّعَاظُمِ مَرْكَزُ الْعِزِّ الَّذِيْ	لِرَحَى الْعُلَا مِنْ حَوْلِهٖ دَوَرَانُهٗ
فَالْخَلْقُ تَحْتَ سَمَاءِ عُلَاهُ كَخَرْدَلٍ	وَالْاَمْرُ يُبْرِمُهٗ هُنَاكَ لِسَانُهٗ
وَالْكَوْنُ اَجْمَعُهٗ لَدَيْهِ كَخَاتَمٍ	فِيْ اِصْبَعٍ مِّنْهُ اَجَلُّ اَكْوَانِهٖ
وَتُطِيْعُهُ الْاَمْلَاكُ مِنْ فَوْقِ السَّمَا	وَاللَّوْحُ يُنْفِذُ مَا قَضَاهُ بَنَانُهٗ
وَلَهُ الْمَقَامُ وَذٰلِكَ الْمَحْمُوْدُ مَا	لَمْ يَدْرِ مِنْ شَانٍ تَعَالٰى شَانُهٗ
هُوَ دُرُّ بَحْرِ الْوَحْدَةِ وَخِضَمُّهَا	هُوَ سَيْفُ اَرْضِ عُبُوْدَةٍ وَّمَعَانُهٗ
هُوَ هَاؤُهٗ هُوَ وَاوُهٗ هُوَ بَاؤُهٗ	هُوَ سِيْنُهٗ وَالْعَيْنُ بَلْ اِنْسَانُهٗ
هُوَ قَافُهٗ هُوَ نُوْنُهٗ هُوَ طَاؤُهٗ	هُوَ نُوْرُهٗ هُوَ نَارُهٗ هُوَ رَانُهٗ
عَقَدَ اللِّوَاءَ مُحَمَّدٍ وَّثَنَائِهٖ	فَالدَّهْرُ دَهْرٌ وَالْاَوَانُ اَوَانُهٗ
وَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ ثُمَّ الْمُنْتَهٰى	مَجْلَاهُ ثُمَّ مَحَلُّهٗ وَمَكَانُهٗ
وَطَوَى السَّمٰوٰتِ الْعُلَا بِعُرُوْجِهٖ	طَيَّ السِّجِلِّ لِمُدْلِجٍ رُكْبَانُهٗ
اَنْبَا عَنِ الْمَاضِيْ وَعَنْ مُّسْتَقْبَلٍ	كَشَفَ الْقِنَاعَ وَكَمْ اَضَاءَ بُرْهَانُهٗ
اَنْبَا عَنِ الْاَسْرَارِ اِعْلَانًا وَّلَوْ	يُفْشِي السَّرِيْرَةَ لِلْوَرٰى اِعْلَانُهٗ
حَاشَاهُ لَمْ تُدْرِكْ لِاَحْمَدَ غَايَةٌ	اِذْ كُلُّ غَايَاتِ النِّهَايَةِ اٰنُهٗ

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَهْمَا زَمْزَمَتْ

كَلِمٌ عَلٰى مَعْنًى يَرُوْجُ بَيَانُهٗ

وامرۂ بالحج مرۃ باداء المناسک + فعلی عدۃ اللہ حج مرۃ امامنا المالک +
رضی اللہ عنہ بلطفہ القدیم + وعنا بوداده مع الحبیب الکریم + علیہ افضل الصلوات
واکمل التسلیم + یعنی کتاب منہل الصفا اور تفسیر تجبیر مین مذکور ہے + جامع کبیر وغیرہا
کُتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے + کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق ولی السالک
قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برہ دائم اسطور فرماتے تھے + محبین صادقین کو
افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے + کہ حج میرا زیارت روضہ جناب رسول
کریم ہے + اونپر ہر زمان وہر آن صلوات وتسلیمات خدائے قدیم ہے +
اور نماز پڑھنا میرا مسجدِ نبوی مین بالسرور + حج بیت اللہ سے افضل واکمل
ہے بالضرورۃ اور باوجود ثروت کثیرہ وحصولِ اموال وغیرہ متوجہ نہین ہوتے
تھے طرف بیت اللہ العلام + اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام +
اور اکثر احوال ایسا بیانِ صریح فرماتے تھے + محبین حاذقین کو مژدۂ جان بخش
سناتے تھے + کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم
مین لاکلام + دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققان آئمہ اسلام + ایک تو
لبّ لبابِ ارض کعبۂ زکیّہ + اور دوسرا سِرّ اسرار حضرتِ احدیّہ + اور وہی
ہے سِرّ حقیقتِ محمدیّہ + اصلِ فیوض حضرتِ احمدیّہ + وہی سِرّ ساجد ومسجود
ہے + وہی حقیقتِ عابد ومعبود ہے + اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے +
لابدًا اوسی سے بقار ہر وجود ہے + اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے +
اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبہ محمود ہے + اوسی سے تنزل رحمت صباح و
رواح ہے + اوسی سے حیاتِ ابدالاباد ارواح ہے + اوسیکا شمۂ فیض غرشیات

علیہ وعلی آلہ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واکمل التسلیمات الی مرور اللیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے وقتِ ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ ای بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین آسرار بسیار ہین + اہلِ سِرّ نہیا کا ہین + ازانجملہ یہ کہ وہ قول پیش اظہارِ افضلیتِ مدینہ منورہ ہوجیسے پروردگار ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہارِ افضلیتِ مذکورہ نہ مخالفِ اخبار وآثار ہے + کیونکہ مکہ معظمہ کا ظہور احبّ ارض اللہ اوسوقت مین ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوسکے اظہار احبّ ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین مقصود کردگار ہے + اوسوقت مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منوّرہ کا افضل ہونا ہی مذکور ہوا + اوسوقت اوسی کی خیریّت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی افضلیّت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الٰہی مین مدینہ منوّرہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اماّ اوسوقت شُہرت مین مکہ معظمہ ہی اجمل بلاد اللہ تھا + اوسوقت مین اوسیکا افضل ہونا بھرِ خدا ضرور تھا + اور اسوقت مین اسیکا اجمل واکمل ہونا برائے مصطفا منظور تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے + ہر ایک اشتہار واظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اس امر مین منکر اعتراض کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمانِ واجب الاذعان پروردگا + جو قرآنِ مجید فرقانِ حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بی بی مریم کے حق مین ہوا ہے آشکار + یَا بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے مہجور رہئے قبر جناب رسول کریم سے +
اور ہمیشہ روتے تھے دور رہئے ہمسائیگیئے نور قدیم سے + یہان تک کہ دونو
چشمون سے ایسی دو نہر اشک جاری ہوتی + کہ اوسسے آپکی ریش مبارک
سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے
ایک ایسی حالت آپکے دلِ نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے
ذکرِ شہادت حضرتِ عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دلِ محبین صادقین
اوسسے نہایت وبغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
عفان نے قبول کیا شہادت آپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا
شہر مدینہ با سکینہ کو بسببِ حصولِ جوار سیدِ مختار + اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل ونہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصًا
مخلصًا اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسائگی مین اے
کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالیٰ نے بالطفِ بسیار + کہ نہ
قبض کرینگے ہم روح پُر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قُربِ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا یہی
مدینہ دلِ عشّاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روزِ شمار + پس اسی وعدے
پر حق تعالیٰ نے امام موصوف کو امر کیا کہ حجّ بیت اللہ ادا کرین ایک بار + پھر
حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدۂ ایزدِ غفّار +
اے اللہ راضی ہوا اوس امام ہمام سے علی الدّوام + اور ہم گنہگارون
شرمسارون سے بالطفِ تام + طفیل وداد امام موصوف کے مع سیّد الانام +

لان فی فضل الٰبائہم فضلہم و قولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت آباء کم علی عالمی زمانہم بما منحتہم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتہم انبیاء وملوکا مقسطین وہم آباؤہم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیہ السلام وبعدہ قبل ان یغیروا وھذا کما قال فی حق مریم واصطفاک
علی نساء العالمین ای نساء زمانک فان خدیجۃ وعائشۃ وفاطمۃ رضی اللہ عنہن
افضل منہا فلم یکن لہم فضل علی امۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
فی حقہم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی
اے لبیب وفی ودے اریب صفی سبب افضلیت مدینہ منورہ حلول رسول مقبول
اوس شہر شریف مین بلا انکار ہے + اور موجب اجملیت و اکملیت مدینہ طیبہ
دوام قیام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام اوس بلد منیف مین تا روز شمار ہے +
اور ظہور وفور نصرت دین متین اوس بلد حبیب ارحم الراحمین سے ازبسکہ
بسیار ہے + اور کثرت نزول احکام رب العالمین اور اکمل دین سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہر شہیر اور بلد منیر سے آشکار ہے + اور وقت
ہجرت جملہ امور مذکور اوس شہر پر نور مین مفقود و معدوم تھے + اگرچہ علم الٰہی و رفراست
سید بناہی مین وہ ہمہ اسباب افضلیت موجود و معلوم تھے + پس اوسوقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقت ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمان خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + بہ سبب فرمان مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہوسکے عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعد فرمان

یعنے اے بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتوں کو جو انعام کیا ہمنے تمہارے
آبا و اجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن و سلویٰ اور تظلیل غمام + اور جاری کرنا
پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیئے تیہ مین لاکلام + اور سوا انکے دیگر عطیات
مرضیات و اکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا و اجداد کو اے یہود + اوپر
اوس اہلِ عوالم کے جو اوس وقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پر سوز موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ + یعنے
تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے
تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مُطلق
زمانہ ہر دو جائے مین نامراد ہے + کیونکہ اُمّتِ محمدیّہ کو سائر اُمم پر فضیلت
آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کہ كُنتُمْ
خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ + اور ایسا ہی
اخبار و آثار و اجماعِ اُمت سے روشن ہے اور اظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کبریٰ افضل
علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القرآن + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن
والسلوی وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا و ذکر النعم علی الاباء الزام الشکر
علی الابناء فانہم یشرفون بشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالی فضلتکم ولم یقل فضلت اباءکم

یقول لا یقبض النبی الا فی احب الامکنة الیہ اور جو زمین محبوب سید مختار ہے + لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے + کیونکہ حُبّ خدائے عظیم تصدیق بر حبیب علیہ الصّلوٰة والتسلیم ہے اون دونو حُبّون مین کمال اتّحاد ہے + دوئی اور اتحاد مین تضاد ہے + پس دوئی دور کر وہی ایک مراد ہے + اوسی ایک مراد کی وداد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پُرسداد سے سبکی یاد ہے۔

شعر

شد مراد رہرو و عالم اوست دوست
دوستی با دیگران بر بوئے اوست

اور مستدرک حاکم مین ایسا مسطور ہے + شرط صحیحین پر مذکور ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰة والتسلیم نے اسطور کیا استدعا + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ نے قبول کیا اوسکو بلا امترا + کہ اللھم انك اخرجتنی من احبّ البقاع الیّ فاسکنی فی احبّ البقاع الیك ای فی موضع تصیّرہ کذلك فیجتمع فیہ الحبّان + حبّ اللہ وحبّ حبیب الرحمٰن فظھر اجابة الدعوة وصیرورتھا احب مطلقاً من ذلك الزمان حتی کان حبیب الملك الودود الحنان + یجرك دابتہ اذا راھا من حبھا فی الجنان + وما کان احب الی اللہ ورسولہ المختار + کیف لایکون افضل عند اولی الابصار + ولھذا افترض اللہ العزیز العلام + علی حبیبہ علیہ الصّلوٰة والسّلام + الاقامة بھا الی ان یحشر من ذلك المقام + وحث ھو علی الاقتداء بہ سائر اھل الاسلام + فی سکناھا والموت بھا الی یوم القیام + ھذا ما اتفق علیہ الائمة الاعلام + لاجماع الصحابة علی افضلیّة دار السلام + علی مکة المکرمة

مسطور جناب حبیبِ غفور نے مدینہ منورہ مین حلول پُر نور فرمایا + اور بہ دوام قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تا یوم القیام اوسی شہر مین ظہور پایا + اور حصولِ خیراتِ کثیرہ اور وصولِ برکاتِ وفیرہ اور اعلامِ مراتبِ دینیہ اور اسنے مآربِ دنیویہ نے مدینۂ پُر سکینہ مین چہرہ دکھلایا + اور طولِ اقامتِ ذاتِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدنِ جمیع فضائل و شمائل اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور سبھ اقسامِ فضیلتِ دینیہ اور جملہ انواعِ خیریتِ دنیویہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات آبَین من الامس ہے وہ سب مثلِ پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقتِ معہود بہر افضلیتِ مقصود نے اوس شہرِ محمود کے لیے جلوۂ موعود دکھلایا + تب جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و مودت مکہ معظمہ سے اکثر و اوفر مدینہ منورہ کے لیے استدعا فرمایا + کہ اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشد اور اِس دعوت نے لاریب نزدِ خدائے جلّ جلالہ و عمّ نوالہ خلعتِ قبولیت پایا لہذا حدیثِ نفیس مین جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احبُّ الیّ من ان یکون قبری بھا منھا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفضیلِ مدینہ منورہ بالضرورہ ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابویعلی اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا — کہ اے محبوب دلہا تجپہ شیدا

تو کر مکّے سے ہجرت اب نمودار — کہ ہون خلقت مین ظاہر اوسکے اسرار

رہین خواری و ذلت مین یہ کفار — کرین تجپر فدا دل جملہ انصار

خدایا تب ہوا مین رخت بردار — زسوزِ دل بعزمِ ہجرتِ دار

تو لدگاہ میرا ہے جو پُر نور — دلِ خلقِ عوالم جسسے مسرور

ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار — ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار

جو ہے مکّے مین کعبہ تیرا خانہ — وہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ

سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے — جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے

جو بندے خاص تیرے تجپہ قربان — وہ طائف اونکا دائم بادل وجان

وہ لابد مجپہ دائم بسکہ شیدا — تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا

وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب — تو ہے وہ آمنًا لاریب یارب

جو وہ بلدِ امین دلپذیر نگین ہے — تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے

جدائی اوسکی مجپر ناگوارا — ولے اوسنے کیا ہجرت خدارا

وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب — وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب

جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند — ہمہ شہرون سے افضل شہر ولبند

وہ ہو خیرِ بلاد اللہ خدایا — احبُّ الارضِ حق نزدِ برایا

وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا — تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا

وہ ہووے جامعِ حُبّین لاریب — وہ سب شہرون سے افضل ہو بلاعیب

ایہا المومنون الفہام + ولا عبرۃ بما یخص الضمیر الطغام + اللّٰہم امتنا علیٰ ذالک
الاعتقاد التام ھذا من التعبیر والتحریر واللہ یہدی بہ البصیر + ملخص
چارون احادیث مذکورہ کا جو تعبیر سے ہوئین ہین نگار + یہ ہے کہ دعا کیا
جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار + محبوب کر
ہمارے نزدیک مدینہ مکرمہ کو باصد عز و وقار + جیساکہ محبوب ہے ہمارے
نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوس سے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے
دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیت و افضلیت مدینہ منورہ کی
اظہار مین لایا + تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزد سید الانام
صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البررۃ الکرام + یہانتک کہ مدینہ رحمت خزینہ
کی فضلیت کا آپنے اسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اوس شہر
سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوب تر نہین زینہار + اور نہ محبوب تر ہے
اوس سے کوئی جائے نزد پروردگار + کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمان
ایزد غفار + اور اسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصّلوٰۃ والسّلام
کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملک علّام + جو تمام
شہرون سے محبوب تر تھا میرے نزدیک لاکلام + اب سکونت دے تو
مجکو اوس شہر مین جو محبوب تر ہے تیرے نزدیک علی الدّوام + یعنے ایسے
شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع
حُبّین حبیبین و معدن وداد ہو + جسمین میری اُمت عالی ہمّت کو دین و دنیا
کا حصول سداد ہو + وہ حصول وداد کہ جسمین دارین کا ہمہ وصول مراد

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیهم رضوان الله اکبر قال العلامه والحبر الفهامه
محمد بن الزرقانی فی شرح المواهب للقسطلانی علیهم الرضوان الصمدانی و
فائدة البشری بموته علی الاسلام واضافة الشفاعة الی ذاته الشریفة
لافادة انها عظیمة اذ هی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منه صلی الله علیه
وسلم ولا اعظم من شفاعته کما صرح به العلماء الاعلام کالسبکی وغیره رحمهم الله العلام

من زار قبر محمد — نال الشفاعة فی غد
بالله کرر ذکره — وحدیثه یا منشد
وجعل صلاتک دائما — جهرا علیه تهتدی
فهو الرسول المصطفی — ذو الجود والکف الندی
وهو المشفع فی الوری — من هول یوم الموعد
والحوض مخصوص به — فی الحشر عذب المورد

صلی علیه ربنا
مالاح نجم الفرقد

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو — کیا مبذول احمد پر عطا کو
ہوا فرمان حق یا نور نوری — دل خلقت ہوا جسے سروری
وہ ہے شہر مدینہ باسکینہ — وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوسے نصرت کا دفینہ — عیان اونپر جو ہین زمر آمینہ
کرون مین فتح مکہ جو تسینہ — مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ — مدینے مین وہ ہون باشرح سینہ

وہ ہو محبوبتر نزدیکِ غفار ہمہ شہرون سے اَجمل در ہمہ کار

وہ ہو محبوبتر نزدیک احمد ہمہ شہرون سے اکمل اور اَمجد

تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم دل و جان سے رہون مین اوسمین قائم

حیاتِ دنیوی وسمین رہے شاد کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد

کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو

تو لدگاہ میرا جسمین پُرنور وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور

کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے وہ ہو آباد دائم مُومنین سے

طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور وہ انکے ذکر سے معمور و پُرنور

خدایا جو کہ اسرارِ نہانی عیان تجپر توئی یکتائے جانی

جو درد و سوز اُمت کا جنان مین عیان تجپر نہ ظاہر ہو بیان مین

اگر بخشین تو اونکو تیرے لایق کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق

مُلوث جبکہ آوین وہ گنہگار تو مغفور ہین جاوین بادلِ زار

وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان وہ ایمان سے نہون زنہار عریان

وہ تیرے پاس با ایمان آوین وہ تیری دید سے پھر دید پاوین

کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصّلوۃ والسّلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدار قطنی وابو الشیخ

وہ کعب کعبہ ہین زمین پر
وہی اصلِ فضیلت سب سے افضل
مدینہ جبکہ جارِ مُصطفا ہے
ہوئی جب جلد مصحف جارِ قرآن
نہ مس اوسکو کرے اِلّا مُطَہّر
کہ ہے تعظیم اوسکی عزِّ قرآن
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل
تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل

وہی عرشِ متین عرش برین پر
وہی نورِ خدا ہے سب سے اجمل
تو مکّے سے وہ افضل برملا ہے
تو اوسکو ہے شرافت ایسے ہر آن
جو ہو غسل و وضو سے پاک اَطہر
وہ حرمت مین برابر مثلِ فرقان
جوارِ مصحفی سے نزدِ واصل
جوارِ مصطفا سے نزد اکمل

گلستان ہین یہ غنچے ہے شگفتہ
نہ طفلون پر چھوڑی وہ نہفتہ

گِلِ خوشبوئے در حمّام روزے
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
بگفتا من گِلِ ناچیز بودم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد
ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت
شرافت بھی لطافت اونکو لاریب
تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جار
وہ دارِ پادشاہِ دوجہان ہے
وہ دارِ نورِ ایمان با امان ہے

رسید از دستِ محبوبے بدستم
کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
ولیکن مدّتے با گُل نشستم
وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم
ملی کعبے کو احمد سے لطافت
ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب
وہی اشرف وہی الطف ازان دار
جہان جنکے قدم سے بانشان ہے
امان ایمان اوسی سے در جنان ہے

جو ہے تیری شفاعت لبس رزینہ — تو ہو وین زائرین اوسنے تمینہ
جو ہے دربار تیرا لبس رکینہ — کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ
مشرّف اوسنے ہو عین امینہ — کہ ہے دلپر محبت کا نگینہ
نہ مانے اسکو جو ارذل کمینہ — ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ
وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ — کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
توکب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبو کیا ذلیلون سے سروکار — طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار
حبیبی کا ہوا اسکن جہان پر — وہی محبوب تر باللہِ اکبر
منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے — زمان سے وہ قدیمی بھی نشان ہے
ولے میرا خدا ہے در مدینہ — دلِ انگشتری پر چون نگینہ
خدا کا استوا عرشِ برین پر — مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر
نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے — وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے
قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے — تصدّق نعل پر عرشِ برین ہے
مدینے مین جو لولاکی امین ہے — وختم الانبیا و مرسلین ہے
وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم — وہ اُمّ اُمّ اصلِ روحِ آدم
نہین بلکہ وہی روحِ الہٰ ہے — وہ روحِ روح خلقت کی پناہی
محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے — تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے
نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر — توکب ہوتا خدا عرشِ برین پر

قال فی منهل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرهما فی زبر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول معدن الوداد والقبول ان لا یموت فیه احد من الامّة الا علی الایمان بشرط کونه من اهل السنة لشرف جوار حبیب الرحمان وقرب مزار طبیب العصیان علیه اطیب الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه الکرام واتفق علی تلك الخاصة ائمة المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرها احد من الحضرات العظام اللهم ارزقنا قرب مزاره الکریم واکرمنا بشرف جواره الفخیم بجاه حبیبك صاحب الخلق العظیم علیه افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منهل الصفا اور خصائصِ کبریٰ مین مذکور ہے اور انکے سوا دیگر کتب کاملین مین بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینہ منورہ سے یہ امر متحقق بالضرور ہے کہ نہین مرتا اوس شہر مین کوئی شخص جو اہلِ سنت بے فتور ہے مگر ساتھ سلامتیٔ ایمان کے جو سرمایۂ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیۂ کبریٰ بسببِ شرافتِ ہمسائگیٔ جناب

وہ در جسم جہان چون دل ہویدا — تو اہلِ دل ہمہ اوسپر ہین شیدا
مدینہ مسکنِ نورِ خدا ہے — خدا پر جو فدا اوسپر فدا ہے
وہی نورِ زمین و آسمان ہے — وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے
اساسِ قبۂ جملہ عوالم — وہی یکتا وہی اصلِ اوادم
وہی فاتح وہی خاتم بلاریب — وہ شرکت سے منزہ ہے بلا عیب
دُرِ صلوات و تسلیماتِ ایزد — تصدق باد بر نورِ محمد
بھی اونکی آل پر جو چون سفینہ — دگر اونپر جو ہین اہلِ مدینہ
صحابہ اور ازواجِ نبی پر — نجومِ دین جو ہین وہ جملہ رہبر
نثارِ جملہ اشعارِ خلائق — نثارِ جملہ اسرارِ حقائق
الی ابد الابد ہر لحظہ ہر آن — منور نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا وردِ احمد
اغثنی یا محمد یا محمد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ تَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمُلْکِ السَّرْمَدِ وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدِ لَا غَایَۃَ لَہٗ وَلَا اَمَدَ

یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینہ
میری ہجرت گاہ ہے بفرمانِ پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بسترِ اقامت ہے
تا روزِ شمار + مراد اس بسترِ استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے با ملائکہ ستّر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت
کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصّلوٰۃ و السّلام
کے پہلے باصدعزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پر حفاظت میرے ہمسایونکی
لیل و نہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہون سائر مومنانِ سعادت شعار +
اور اونکی تعظیم و تکریم مین حسبِ مقدور صدق دل سے رہین خدمت گذار + تو
قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزدِ ایزدِ غفار + اور جس شخص نے ضایع
کیا اوس میری وصیّت کو جو بالا ہوئی ہے نگارہ + تو پلاویگا اوسکو حق تعالیٰ اوس
حوضِ خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہلِ نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا مین
مسطور ہے + بروایت خارجۃ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیّدنا علّامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے
اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلا ویگا اوسکو
حق تعالیٰ فی النّار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی متحقق
و معلوم ہے + کہ جو شخص اہلِ مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلاویگا اوسکو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے
سعید بن مسیّب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

رسولِ کریم ہے + قُربِ مزارِ سیّدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ
پر متفق ہوئے ہیں ائمہ محدثینِ کرام + اور اسی طور متفق ہیں اوس پر حضراتِ
اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہیں ہوا زنہار + کیونکہ
لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قُربِ مزار صاحبِ خلقِ
عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصلوٰۃ
وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام
ان المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیہا
من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعاً یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ حوض الخبال
قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اہل النار رواہ العلامۃ
السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال نبینا
وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احد اہل المدینۃ بسوءٍ
الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء
رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیّب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰہم من ارادنی و
اہل بلدی بسوءٍ فعجّل ہلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان
اللہ القدیر من اذی اہل المدینۃ آذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ
آلہ واصحابہ الکرام اوّل من استفع لہ من امتی اہل المدینہ ثم اہل مکۃ ثم
اہل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

لکن ساھدی من حفیل تحیتی | لقطین تلك الدار والحجرات
ازکی من المسك المفتق نفحة | یغشاه بالآصال والبکرات

ونخصه بزواکی الصلوات
ونوامی التسلیم والبرکات

بیان فضائل بلد اللہ الامین + مولد حبیب رب العالمین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین

روی القرشی فی مناسکہ + لاھل الحب فی مسالکہ + عن وھب بن منبة اللبیب علیہ رضوان اللہ المجیب ان اللہ تعالیٰ یقول من امن اھل الحرم استوجب بذلك امانی ومن اخافھم فقد حقرنی ولکل ملك حیازة مما حوالیہ وبطن مکہ حوزنی التی اخترت لنفسی ان اللہ ذو بکة اھلھا خیرتی وجیران بیتی وعمارھا وفدے واضیاف وفی کنفی واماانی ضامنون علی وفی ذمتی وجواری

شعر

فقل بلسان عرفك یا خلیلی | اذا شاھدت فی المغنی سناھا
وھا انا جار بیتك یا رجائی | وبالاستار ممتسك عراھا
وللجیران والضیفان حق | علی الجار الکریم اذا دعاھا
الیك شفیعنا الھادی المفدی | ومن قد حل جمرا فی حماھا

علیہ من المھیمن کل وقت

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور سطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا + کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجھسے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اے پروردگار تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل و خوار + اور سطور بھی فرمان رسول کریم ہے + اوسپر صلوٰۃ و سلام ربّ رحیم ہے + کہ جو شخص اذیّت دے اہل مدینہ کو کسی طور + تو لا بد اذیّت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوسپر لعنت خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول نہین وہ مردود پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے + رضوان ایزد منّان اوسپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سیّد انس و جان آشکار ہے + درود ربّ ودود اوسپر دائم نثار ہے + کہ اوّل شفاعت کرونگا مین اہل مدینہ کی لا کلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالت رنج و راحت مین علی الدّوام پھر شفاعت کرونگا مین اہل مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسائیگان مالک یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طوائف کی نزد ایزد حنّان + کہ وہ ہین میرے بھائی عبد اللہ بن عباس کے ہمسائیگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے + اور دیگر کتب معتبرہ مین بھی مذکور ہے + وَلِلّٰہِ المَلِکُ

الغفّار درّ ما فی ہذہ الاشعار

یا دار خیر المرسلین ومن بہ	ہدی الانام وخصّ بالآیاتِ
عندی لاجلک لوعۃ وصبابۃ	وتشوق متوقد الجمرات
ولاعفرن مصون شیبی بینہا	من کثرۃ التقبیل والرشفاتِ
لولا العوادی والاعادی زرتہا	ابدا ولو سحبا علی الوجناتِ

برگزیدہ ہے + مظہر نزولِ رحمت و اسرار ہے + منظر حلول عنایت و انوار ہے + مین ہون صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہلِ مکہ میرے گھر کا ہمسایہ پسندیدۂ دوجہان ہے + جو اشخاص معمّرانِ مکۂ معظمہ دینِدار ہین + وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہین + وہ میرے مہمان خوش عنوان با وقار ہین + وہ میری حفاظت و حمایت مین لیل و نہار ہین + وہ میرے امن و امان مین شکر گذار ہین + وہ میرے ہمسائی رحمت مین سما سے قربت مین سرشار ہین +

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین
وہ امن و حفاظت مین ہین بالیقین

نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان
مگر مصطفائے شہ دوجہان

وہ ہین شہرِ ایزد مین اہلِ جلال
وہ ہین کعبِ کعبہ سے اہلِ کمال

سماعیل سے تا بروزِ شمار
نہ ماموربحکم رُسل وہ کبار

سوا حکمِ احمدؐ شہِ مرسلان
حبیبِ خدا شافعِ اُمتان

جو بلدِ امین کے خصائص مدام
جو اہلِ حرم کے نفائس تمام

وہ ہین بحرِ زخّار بس بیکنار
وہ اس مختصر مین نہون آشکار

خیوریؔ یہی قول ہے پرجمال
وہ دارِ خدا مین خدائے جلال

تشویقِ طبرانی مین مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوع مین اسطور مذکور ہے + کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہین اہل حرم پُرانوار + پس بخشتے

صلوٰۃ غیر منحصر مدار اھا

وروی الطبرانی فی التشویق ۔ رحمہ اللہ بلطفہ العتیق ۔ حدیثا مرفوعا
بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اھل الارض فاول من ینظر الیھم بالرحمۃ
اھل الحرم فمن راٰہ طائفا غفر لہ ومن راٰہ مصلیا غفر لہ ومن راٰہ جالسا
مستقبل الکعبۃ غفر لہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم
یبق الا النائمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوھم
بھو وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبرالتحاریر عن ابن عباس علیھم
رضوان اللہ ملک الناس ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
علی ھذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون
للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی
مین مسطور ہے ۔ کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان بالطف واحسان پر نور
ہے کہ جو شخص اہل مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان ۔ یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت
ندسے کوئی اہل ایمان ۔ تو لابد اوسکے لیے واجب ہو میرا امن بیکران ۔ وہ
میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو ۔ اور ہر طور وہ میری حفاظت سے
واصل ہو ۔ اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان
تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمہ داری کی بیگمان ۔ اور واسطے
ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے ۔ حصول مرادات رعایا
کا وہی مقام ہے ۔ وہی دارالسلطنت مرجع خاص و عام ہے ۔ اور وسط
مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے ۔ وہی میرے لیے خاص مقام

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا تبغضنی یا سلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ھدانا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ القادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکبر مرفوعاً من احب العرب فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
عنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہین کہ جناب رسول کریم
لیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسا فرماتے ہین کہ نہ مبغوض جان تو مجکو ای سلمان والا مفارقت
رے تو تیرے دین سے بیگمان تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید انس وجان
یکر بغض رکھوںین آپکی ذات سے جو ہے نور بخش ایمان پس فرمایا آپ نے کہ اگر
غض رکھے تو عربون سے اے ذی شعور تو بغض رکھا تو نے مجسے بالضرور
ر یہ بھی فرمان جناب سید الانام ہے درود رب ودود او پر علی الدوام
ہے کہ محبت حضرات عرب کی لاریب موجب ایمان ہے اور بغض رکھنا
نسے کفر ونفاق بیگمان ہے یہ حدیث تاریخ ابن عساکر ومستدرک
لم مین مسطور ہے بروایت حضرت جابر وانس بن مالک مذکور ہے

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبلِ کعبہ ہون جالسین + پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے + کہ بطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس[120] رحمتِ پروردگار کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ[60] رحمت اونکے لیئے جو طائفین ہین + اور چالیس[40] اونکے لیے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس[20] اونکے لیئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین ہین + اپنے کاروبار دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظّ بردار ہین + تو بیس[20] رحمت سے ہر روز وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ دَرُّ مَا فِی ھٰذَا الْکَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللّٰہ فی سرٍّ و اجہار
ونال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	وطاف جہراً بارکان و استار
ذالک السعید الذی قد نال منزلةً	علیاء فی دہرہ من کل اوطار
وکل من طاف بالبیت العتیق غداً	بین الورا معتقاً حقاً من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِّ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا موجبِ خسران

عن حکم الجار ولو جار ولا یزول عنہ شرف مساکنہ فی الدار کیف
ما دار بل یرجی ان یختم لہ بالحسنی وینجر بقرب الصورة والمعنی واعتبر
من صواب جواب المجنون ✣ لاھل الاوھام والظنون ✣

رای المجنون فی البیداء کلبا	فمد لہ من الاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دع الملامة ان عینی	راتہ مرة فی حی لیلا

فملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ محبت قریش وانصار ✣ اور سائر
ترجمہ مقولہ مؤلف
عرب ذوی الاقتدار ✣ موقوف نہین صلاحیتِ اعمال پر ✣ اور معھود
نہین فلاحیتِ احوال پر ✣ کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش و انصار
اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار ✣ اخبار صحیحہ اور آثار
ملیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار ✣ اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت
اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے ✣ چنانچہ مواہب
لدنیہ اور خلاصة الوفا مین مسطور ہے ✣ کہ مسطور ہے فرمان صدق عنوان
جناب سید مختار ✣ کہ ما زال جبریل یوصینی بالجار ولم یخصّ جارا دون
جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامر پروردگار ✣ حق ہمسایہ
سے مطلقًا بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار ✣ خواہ ہمسایہ نیک اعمال
ہو خواہ بد اطوار ✣ بہر طور حق ہمسایہ از جہتِ ہمسائگی ثابت ہے
بلا انکار ✣ اور محبت صالحین کی علی العموم شرعًا مامور ہے ✣ اور اعزاز
و اکرام اونکا عمومًا لازم بلا فتور ہے ✣ پہر قید صلاحیت کی محبت عرب و

اور یہ بھی فرمان حضرت حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی
لاریب علامت ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجب کفر و خسران
ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلا انکار + اور بغض رکھنا
اونسے عین بغض مجھسے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی مین مسطور ہے +
اور دلائل بیہقی مین بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین اناہ اللہ
رحیق المحبین + ان حبہم لیس بموقوف علی کونہم صالحین + وما ھو مشروط
علی بعدھم عن الطالحین + بل ھو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالھم +
ومعھود بغیر الفلاحیۃ فی احوالھم + نعم ھذا بشرط بقاء الایمان + والاجتناب
عن مذاھب الخسران + کالرفضیۃ والاعتزالیۃ + والوھابیۃ والخارجیۃ
لاسیما حب سکان الحرمین الشریفین + زاد اللہ شرفھما فی الدارین + فاھل
مکۃ جیران رب المشرقین + لھم الضمان والامان الراسخین + واما اھل
مدینۃ الاسلام + قبۃ دار السلام + قریۃ الانصار + خیر الامصار +
مقر القبول حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم
فھم فی کنف جوار الحبیب + لھم من قربہ اوفر النصیب + فعظم اھل الحرمین
وفخم سکان البلدین + وقد عرفت فضلھم بحق القرب فی الجوار + وعظمۃ
الاساءۃ لا یسلب عنھم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار +
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطھار + ما زال جبریل یوصینی بالجار +
ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلک الکبار + فلا
ینزلک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عندا و لی الابصار + فانہ لا یخرج

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب | جواب لبیبان زہے پُرصواب

کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار | کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار

تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گل | مین شیدائے جانان جو ہے جان دل

بچشمانِ مجنون تو دیدی اگر | ندیدی تو شکلے ازان خوبتر

ہوا کوئے لیلا مین اوسکا گذر | تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر

تو اوس پاؤن پر مین ہوا جان نثار | دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار

کیا مسّ جس پاؤن سے کوئے یار | تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار

کہ از مسِّ مغفور مغفور دان | مُصافح مین یہ سرّ ہے بیگمان

جو اس دست بوسی سے غُفران ہے | تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے

کہ یہ دست بوسی برائے عوام | وہ تقبیلِ پا ہے برائے کرام

سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان | فدا جانِ عُشّاق ہے بیگمان

جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار | تو خوشنود ہوا اوسسے پروردگار

سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام | تو کیا رُتبۂ جارِ خیر الانام

جو عُشّاقِ خیر الورا از عوام | نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام

جو ہمسائگانِ رسول و خدا | تو جان اونکے اقدام پر ہے فدا

کوئی کار ہوا اونسے گر آشکار | کہ شرعاً وہ ممنوع نزدِ کبار

تو اوسپر نہ زنہار کر تو نظر | کہ اوسمے نہ ہمسائگی کو خطر

وہ ہمسایہ اسمین نہ ہرگز کلام | وہ جارِ خدا و شفیع الانام

خطا اوسکی بخشے خدا و رسول | وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

قریش وانصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودّت اہل حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قرب جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہل حرمین شریفین سے کوئی کار غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سبب بعض اعمال بدحق ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوسّے زائل ہوتا ہے اسم جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سبب قرب ہمسائگی وہ عمل بد اوسّے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جواب پُر صواب مجنون سے دل عاشق مسرور ہو + اور زنگار اعتراض مرآت قلوب مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستان کرام	بگوش صداقت بہوش عظام
کہ یکروز صحرا مین سگ تھا روان	اوسے دیکھ مجنون بصدق عنان
اٹھا بہر تعظیم باشوق جان	کہ اوسپر ہوا اسرّ باطن عیان
دیا بوسہ بر پائے سگ شادمان	تو اوسکو کہا پھر ملامت کنان
کہ مجنون ہوا تجکو ازبس جنون	کہ تو پائے سگ پر فدا ہے گون
اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس	شب و روز مقعد کو اے حق شناس
ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے	نجاست مین دائم گرفتار ہے
کیا اوسکی ازبس مذمت عیان	ہنر سے نہ ماہر ملامت کنان

وہ اہل عرب سے رکھے کب وداد ۔ کہ ہے دشمن ذات خیر العباد
پہ جائی کرے وہ ادائے حقوق ۔ کہ ہے خبث نطفہ سے اُس کا علوق
جو حرمین ہین دار امن و امان ۔ وہ دار حبیبی شہ دو جہان
جو سکّان اُنمین خواص و عوام ۔ حبیب خدا پر فدا وہ مدام
وہ ہمسائگان خدا و رسول ۔ علی حسب رتبہ وہ اہل قبول
مقدّم شفاعت مین وہ بالیقین ۔ مراتب مین وہ جملہ ہین سابقین
مدینہ مین جو سنّیان کرام ۔ تو ہو خاتمہ خیر اُنکا مدام
نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار ۔ جوار حبیبی ہین نیز کبار
جو سکّان حرمین ہین سنّیان ۔ تو اُن پر کرین منکرین بدگمان
جو اولاد ابن مغیرہ عیان ۔ تو اُنکی مذمت کرین یہ بیان
حقارت کرین اہل حرمین کی ۔ نہ حرمین بل شاہ ثقلین کی
کہین اونکو حربی وہ قاسی فلان ۔ کہ حرمین ہرگز نہ جائے امان
خدا انکا غضب منکر و نیز مدام ۔ وہ ابن مغیرہ وہ ابن حرام
وہ موذیئے سکّان حرمین ہین ۔ وہ دارین مین لیسکہ پُر شین ہین
وہ موذیئے خیر الورا بیگمان ۔ تو ہے اونپہ لعن خدائے جہان

وہ ہین جبکہ ملعون رب العباد ۔ تو دائم خیوری سے اونکو عناد

بیان زیارۃ الرجال و النسا من اہل السنۃ قبر جناب خاتم الانبیا والائمہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الراجعین الیہ

نہ امید واثق بلطفِ غفور | کہ با نورِ ایمان وہ گذرے ضرور

طفیلِ سگِ کوئے خیر الوریٰ
خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ ذِی الْمَجْدِ وَالْفَضَائِلِ

عَصَیْتُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَلْقٰی مُحَمَّدًا | وَوَجْھُكَ بِاَثْوَابِ الْمَعَاصِیْ مُبَرْقَعٌ
عَسَی اللّٰہُ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ وَقُرْبِہٖ | یُدَارِکُنِیْ بِالْعَفْوِ وَالْعَفْوُ وَاسِعٌ

جو شخص نہ پہچانے حق عرب و انصار وہ نطفۂ خبیثہ ہے یا نفاق شعار

قال علیہ الصّلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث امامنافق واما ولد زانیۃ واما امرءٌ حملت بہ امّہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی رضی اللّٰہ عنھم

یہ لاریب فرمانِ خیر البشر | درودِ خدا اون پہ شام و سحر
کہ جو خویش میرے و دیگر عرب | مہاجر وہ انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی دل سے اُنکے حقوق | تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام | زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار | بلا طُہر در حالتِ خُبث دار
کہ در حالتِ حیض حمل پسر | پلیدی مین لابد ہوا مُستقر
تو جب خبثِ باطن سے اُسکی سرشتا | وہ ہے لتّۂ حیض باخوئے زشت
تو منکر ہوا وہ زخیر العباد | کہ ہر طور ہی اُس مین خُبثِ نہاد
وہ مُنکر زخویشانِ خیر الوریٰ | وہ ہی آلِ طاہر کا دشمن سدا

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعاً ہذہ ملتقطۃ من الشہاب المخمسین + من کتاب نجم المبین واللہ یہدی ید المتقین + اے عزیز وافر تمیز + ملکون بعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری و محبت قلب سلیم کے + واسطے مردون کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتون کے افخم طاعات ہے + اور سبب حصول اعلی درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق + ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم و مسلمہ کے لیئے اسمین بشارت سلامتیئ ایمان ہے + حدیث مَن زَارَ قَبرِی وَجَبَت لَہُ شَفَاعَتِی خوش بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن و احادیث سے آشکار ہے + اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلہ قاطعہ اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار ہے + اور سوا ئے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد و عورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتون کے لیئے جانا واسطے زیارات قبور کے + مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

اعلم ایّہا الصادق الصفی + والمحب الحاذق الوفی + ان الذہاب الی مرقد نبینا المعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + بقطع المسافۃ من الامکنۃ البعیدۃ + بالانکسار والسکینۃ الحمیدۃ + للرجال والنسوان + من اہل الحب والایمان + من اعظم القربات وافخم الطاعات + والموجب لنیل الدرجات فالاظہر انہ من الواجبات + وقد ثبت ذلک بالکتاب والسنۃ + والقیاس الجلی واجماع الامۃ + کما ہو مشروح فی الجزء الثامن الرصین + من کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین + واما الذہاب الی قبر غیرہ علیہ الصلوۃ والسلام + وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام + فہو للرجال مسنون بالاتفاق + وعند اکثر العلماء علی الاطلاق + فہی مستحبہ للنسوان + لا اشکال فیہ عند ذوی الایمان + قال حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس + وسیدنا علی علیہم رضوان اللہ ملاک الناس + کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی کثیراً عن زیارۃ القبور ثم رخص فیہا مطلقاً للرجال والنساء فقال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تذکرکم الآخرۃ ہکذا فی کشف الغمہ وروی الحاکم عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کانت تزور قبر عمہ سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ کل جمعۃ فتصلی وتبکی عندہ وترمہ وتصلحہ وتعلمہ بالحجر قال ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ اقبلت عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا یوماً من المقابر فقلت یا ام المومنین الیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن زیارۃ القبور فقالت نعم ثم امر بہا قال فی البحر الرائق والاصح ان الرخصۃ ثابتۃ لہما قال فی جامع الرموز زیارۃ القبور مستحبۃ للرجال وکذا للنساء علی الاصح قال فی فتح المنان ان الرخصۃ فی زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء وہذا ہو مذہب الائمۃ الثلاثۃ وعن الامام احمد فیہا روایتان والمختار عند الجوا

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے
کتاب کشف الغمہ تصنیف عبدالوہاب شعرانی میں مسطور ہے + کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے
رخصت دیا زیارت قبور کی بقصد رغبات + واسطے مردون اور عورتون
کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق +
کہ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ + یعنی
فرمایا ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع
کرتا تھا میں تمکو زیارت قبور سے اے ارباب حب تسلیم + پس اب زیارت
کرو تم قبور کی بہر استفادہ وافادہ با قلب سلیم + کہ تحقیق وہ زیارت
یاد دلاوے تمکو احوال آخرہ + اور اوس سے حاصل ہو تمکو نصیحت و عبرت فاخرہ
زیارت قبور تماری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا و ہوس اور طول امل کو
دلسے محو فرماوے + وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی مطلقاً بھول جاوے
اور یہ آیت پر ہدایت صدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امترا + کہ مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ +

شعر

اے ز خاکت آفریدہ خاکپا بیدار باش | خاک بودی خاک گردی درمیان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہیں + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین
اپنے کتب میں لاتے ہیں + کہ حضرت فاطمۃ الزہرا + رضی اللہ تعالی عنہا + ہر جمعہ کو
مدینہ منورہ سے باصدق نیت + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہدا + امیر حمزہ
چچا حضرت علی مرتضی کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق انتمائے